پروفیسر رشید نازکی کے انتقال پر اکیڈیمی کی تعزیت

موصوف کے ثقافت پروری کے مشن کو آگے لے جانے کا عزم

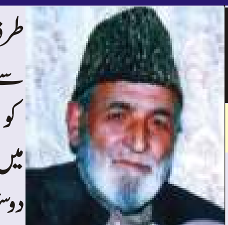

سرینگر//
کشمیری، اُردو، فارسی اور عربی کے سرکردہ عالم، فاضل، شاعر، ادیب، دانشور، قلمکار اور مترجم پروفیسر رشید نازکی ۶/اور ۷/جنوری کی درمیانی شب کو انتقال کر گئے۔ موصوف کے علمی اور ادبی کارناموں کی فہرست نہایت ہی طویل ہے۔ آپ ایک علمی اور ادبی خانوادے کے چشم و چراغ اور ادب میں روایاتِ کہنہ کے امین تھے جو واضح طور اُن کی تحریروں میں جھلکتا ہے۔ اگر چہ اُنہوں نے کئی زبانوں میں اپنے قلم کے موتی برسائے لیکن کشمیری سے اُن کو والہانہ عشق تھا اور اُن کی اکثر تصانیف اسی زبان میں ہیں۔ وہ نظم اور نثر دونوں پر قدرت رکھتے تھے۔ اُن کی کئی شعری تصانیف کو قبولیت عام کی سند حاصل ہوئی ہے۔ نثر میں اُن کا اپنا جداگانہ اور سنجیدہ انداز تھا۔ سیرت پر اُن کی تصنیف ''ذکرِ حبیب'' اس کا منہ بولتا ثبوت ہے۔ موصوف نے برس ہا برس تک ریاستی کلچرل اکیڈیمی میں اپنے پیشہ ورانہ فرائض انجام دیئے۔ آپ نے بطور ایڈیٹر اردو/فارسی اور چیف ایڈیٹر انسائیکلو پیڈیا کشمیر یانا اپنی خداداد صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا اور اُن کی ادارت میں شیرازہ اُردو کے کئی یادگاری نمبر شائع ہوئے جن میں شیخ العالم نمبر اور مشاہیر کشمیر خاص طور سے قابلِ ذکر ہیں۔ آپ نے کئی برسوں تک کشمیر یونیورسٹی کے شعبہ کشمیری میں بطور اُستاد اپنی خدمات انجام دیں اور ملازمت سے سبکدوشی کے بعد اور بھی جی جان سے ادبی اور علمی سرگرمیوں میں شریک رہے۔ آپ ادبی مرکز کمراز کے تاحیات سرپرست رہے اور دمِ واپسیں تک ادبی سرگرمیوں کے ساتھ اپنا رشتہ بنائے رکھا۔ موصوف کو اُن کی علمی، ادبی اور ثقافتی خدمات کے اعتراف میں متعدد اداروں کی طرف سے اعزاز و اکرام سے نوازا گیا تھا۔ موصوف کو ۷/جنوری کو بانڈی پور میں ہزاروں مداحوں، دوستوں اور رشتہ داروں کی موجودگی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ اُن کے جنازے میں ہزاروں افراد نے شرکت کی۔ نازکی صاحب کے انتقال پر مختلف علمی، ادبی اور ثقافتی تنظیموں نے تعزیت کا اظہار کیا۔ کلچرل اکیڈیمی کے سکریٹری ڈاکٹر عزیز حاجنی نے اپنے تعزیتی پیغام میں رشید نازکی صاحب کو اعلیٰ پائے کا ادیب اور دانشور قرار دیتے ہوئے اُنہیں خراجِ تحسین پیش کیا اور غمزدہ خاندان کے ساتھ تعزیت کا اظہار کیا۔ رشید نازکی صاحب کے انتقال پر اکیڈیمی کے تمام دفاتر میں تعزیتی مجالس کا انعقاد کیا گیا جس میں موصوف کے کارنامے اُجاگر کئے گئے اور اُن کی روح کے ایصالِ ثواب کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔

☆☆☆

سید محمد احمد اندرابی کا انتقال، آبائی قبرستان میں سپردِ خاک

علمی اور ادبی حلقوں کی طرف سے تعزیت کا اظہار

سرینگر//
نامور قلمکار اور اکیڈیمی کے سابق چیف ایڈیٹر سید محمد احمد اندرابی مختصر علالت کے بعد انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۷۱/سال تھی۔ موصوف نے قریب تین دہائیوں تک اکیڈیمی میں مختلف عہدوں پر کام کیا اور مختلف شعبوں کے ساتھ وابستہ رہے جن میں ڈکشنری سیکشن اور شیرازہ اُردو بطورِ خاص قابلِ ذکر ہیں۔ وہ ایک دہائی سے زیادہ عرصے تک شیرازہ اُردو کے مدیر رہے اور اس دوران اُن کی ادارت میں شیرازہ کی کئی خصوصی اشاعتیں منظرِ عام پر آئیں جن میں مغل اور کشمیر نمبر، صوفیانہ موسیقی اور کشمیر نمبر، جموں و کشمیر نمبر، شاہِ ہمدان نمبر، وغیرہ بطور خاص قابلِ ذکر ہیں۔ موصوف کی نمازِ جنازہ خانقاہ معلیٰ سرینگر میں ادا کی گئی جس میں سینکڑوں افراد نے شرکت کی۔ اندرابی صاحب کو اُن کے آبائی قبرستان کے احاطہ سید میر میرک اندرابی میں سپردِ خاک کیا گیا۔ علمی، ادبی اور ثقافتی حلقوں نے اُن کے انتقال پر تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے غمزدہ خاندان کے ساتھ یکجہتی کا اظہار کیا۔

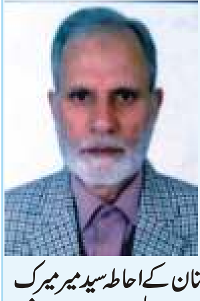

☆☆☆

معروف ادیب اور افسانہ نگار

انتظار حسین کا انتقال

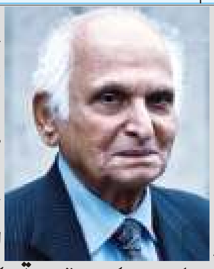

لاہور// معروف ادیب اور افسانہ نگار انتظار حسین ۳/فروری کو لاہور میں انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۹۲/سال تھی۔ آپ کی پیدائش بلند شہر اُتر پردیش میں ۱۹۲۲ء میں ہوئی اور ۱۹۴۷ء میں آپ اپنے اہل خانہ کے ہمراہ پاکستان چلے گئے۔ آپ نے اردو میں متعدد کتابیں تصنیف کیں اور ادب میں اُن کی رائے کو مقدم سمجھا جاتا تھا۔ انتظار حسین کے انتقال کو اردو ادب میں ایک عہد کے خاتمے سے تعبیر کیا گیا ہے۔

☆☆

نامور کشمیری شاعر مکھن لال کنول کا انتقال

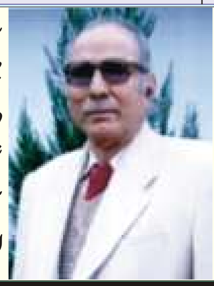

جموں// سرکردہ کشمیری شاعر اور ادیب مکھن لال کنول ۳/جنوری کو جموں میں انتقال کر گئے۔ موصوف نصف صدی سے زائد عرصے تک کشمیری ادب کے ساتھ وابستہ رہے اور اس میں کارہائے نمایاں انجام دیئے۔ موصوف کو اُن کے شعری مجموعے کے لئے ۲۰۱۴ء کا ساہتیہ اکادمی ایوارڈ کا مستحق قرار دیا گیا تھا۔ کنول صاحب کا اُن کے سینکڑوں مداحوں کی موجودگی میں انتم سنسکار کیا گیا۔ موصوف کے انتقال پر کلچرل اکیڈیمی اور دیگر علمی اور ادبی حلقوں نے تعزیت کا اظہار کیا۔

☆☆☆

غلام نبی ناظر انتقال کر گئے، کئی شخصیات کا اظہارِ تعزیت

موصوف کے انتقال کو ادب اور ثقافت کے لئے بڑا نقصان قرار دیا گیا

سرینگر//
کشمیری اور اُردو کے سرکردہ ادیب، قلمکار، محقق، شاعر اور مترجم غلام نبی ناظر ۵/دسمبر کو مختصر سی علالت کے بعد اس جہانِ فانی سے رحلت کر گئے۔ موصوف کو اُسی روز اپنے آبائی گاؤں یاری پورہ میں سینکڑوں اشکبار مداحوں کی موجودگی میں سپرد خاک کیا گیا۔ غلام نبی ناظر یکم جون ۱۹۳۵ء کو یاری پورہ کولگام میں پیدا ہوئے۔ آپ ایم اے کشمیری اور ادیب فاضل تھے اور پیشے کے اعتبار سے مدرس تھے۔ آپ ۴۱/کتابوں کے مصنف تھے اور سینکڑوں کی تعداد میں اُن کے مقالات چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ آپ ساہتیہ اکادمی نئی دہلی کی ایڈوائزری کمیٹی برائے کشمیری کے رُکن تھے۔ آپ مراز ادبی سنگم کے بانی صدر تھے۔ آپ مراز کلچرل سنگم شوپیان کے سرپرست اور کاشر محفل یاری پورہ کے بنیاد گزار تھے۔ موصوف کو کلچرل اکیڈیمی کی طرف سے ۱۹۷۹ء اور ۱۹۸۳ء میں ''ہیہ گوند اور روتہِ روٗتل'' کے لئے بہترین کتاب کے اعزاز سے نوازا جا چکا ہے۔ ساہتیہ اکیڈیمی نئی دہلی نے اُنہیں اُن کی کشمیری کتاب ''اچھر ژانگی'' کے لئے ۱۹۹۱ء میں اعزاز سے نوازا۔ آپ کو مراز ادبی سنگم کشمیر کی طرف سے ''شرفِ کمراز عطا کیا گیا اور ۲۰۱۴ء میں اُنہیں ادبی مرکز کمراز کی طرف سے ''خلعتِ حاجنی'' دیا جا چکا ہے۔ اُن کی تصنیف کردہ کتابوں میں کشمیری شاعری کا مجموعہ ''گاشہ تارُکھ''، ''دیوانِ ناظر''، ''لکہ باتھ''، ''اسداللہ شاہ (تحقیق)''، ''کاشر شاعری (تحقیق اور تنقید)''، ''کاشر محفل (انتھالوجی)''، ''وار داتھ''، ''ہیہ گوند''، ''سانہ گندن ترایہ (تحقیق)''، ''کتاب تحقیق''، روتہ روٗتل''، ''کاشر دیپی''، ''ہتھ غزل''، ''بہتے شعلے (اردو شاعری) اوتھلو (کشمیری ترجمہ)'' کاشر دیوانِ غالب (منظوم ترجمہ)' عبدالحق (کشمیری ترجمہ)' بجلی اچھر (شاعر) ہم کلا شاعر (انتھالوجی) اچھر ژانگی (شاعری) شلیچ پھلے (کشمیری نعتیہ شاعری)' قرآن شریف (کشمیری ترجمہ)' کاشر شاعری تہ بلاغت (تحقیق)' چھکتی کرنیں (اردو شاعری)' ریہہ تہِ رُوٗد' کاشر محاور (تحقیق)' پیامِ احمد (اردو شاعری)' ہمارے کھیل اور کھلونے' پزِ شیچھ' موج کشیر (شاعری)' گندِ باشہ تہ اچھر گوندی (تحقیق)' مہکتی آہیں (اردو شاعری)' دیوانِ حافظ (حصہ اول)' کاشر محاورِ (تحقیق)' رباعیات غنی کشمیری (کشمیری ترجمہ)' ستونی پوش (نظمیں) اور دپتی تحقیق۔ مرحوم کشمیری کے لوک ادب کے ورثے پر گہری نظر رکھتے تھے اس کے علاوہ تاریخ گوئی میں بھی اُنہیں مہارتِ سامہ حاصل تھا۔ غلام نبی ناظر کے انتقال پر سیکریٹری کلچرل اکیڈیمی ڈاکٹر عزیز حاجنی' مختلف ادبی اور ثقافتی تنظیموں نے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے اُن کی وفات کو ادب اور ثقافت کے لئے نقصان قرار دیا۔☆

لداخ کے مایہ ناز مصور پدم شری ژھرنگ وانگڈس کا انتقال

روایتی مصوری کے فروغ میں اُن کی خدمات ناقابلِ فراموش

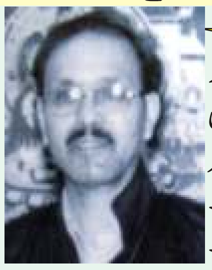

لداخ//
لداخ کے مایہ ناز مصور اور دانشور پدم شری ژھرنگ وانگڈس ۲۱/دسمبر ۲۰۱۵ء کو انتقال کر گئے۔ اُن کی عمر ۸۷/برس تھی۔ آپ پوری عمر مصوری کے فن کے ساتھ جُڑے رہے اور لداخ کی بودھ مصوری میں اُن کو کمال حاصل تھا۔ اُن کے انتقال سے اس فن کا ایک سنہری دور اپنے اختتام کو پہنچا ہے۔ ژھرنگ وانگڈس ۱۹۴۸ء کو لداخ میں دریائے سندھ کے کنارے نیوما گاؤں میں پیدا ہوئے۔ ۶/سال کی عمر میں اُنہیں مقامی پرائمری سکول بھیجا گیا جہاں اُنہوں نے پانچویں جماعت تک تعلیم حاصل کی۔ چوں کہ علاقے میں کوئی مڈل سکول نہیں تھا اس لئے وہ اپنی تعلیم جاری نہیں رکھ سکے لیکن اُن کو گھر ہی میں تبّتی زبان پڑھائی گئی۔ اس کے بعد اپن کو تبّتی طریقۂ علاج سیکھنے کے لئے بھیجا گیا جسے مقامی زبان میں سُوارِ گپا کہتے ہیں لیکن اسے بھی اُنہیں کچھ عرصے کے بعد خیر باد کہنا پڑا کیوں کہ اس پیشے میں مالی استحکام بہت ضروری ہے لیکن گھر میں کمزور مالی حالت کی وجہ سے وہ اس پیشے میں درکار ضروری ساز و سامان نہیں خرید سکے۔ وقت نے اُنہیں مصوری کی طرف راغب کیا اور اس میں کڑی محنت کر کے وہ آگے بڑھے۔ ۱۹۵۹ء میں لداخ کے پتھپ گمپہ کے ہیڈ لاما کوشک بکولا نے لداخ میں بودھ مصوری کو فروغ دینے کے لئے تبت سے سرکردہ مصوروں کو بلایا۔ جب ژھرنگ وانگڈس کو یہ اطلاع ملی تو اُس نے بڑے جتن کر کے ان مصوروں سے تربیت لینا شروع کی۔ یہ سلسلہ قریب تین سال تک چلتا رہا جس سے اُن کے فن کو جولانی حاصل ہوئی۔ اس کے ساتھ اُنہوں نے کپڑے پر مصوری کے فن تھنگہ میں بھی عبور حاصل کیا۔ ۱۹۷۵ء میں انہیں ہینڈی کرافٹس سنٹر لیہہ میں کام کرنے کا موقعہ ملا جہاں وہ ایک دہائی تک طالبانِ فن کی تربیت کرتے رہے۔ اُن کی فنکارانہ صلاحیتوں کے اعزاز میں اُنہیں ۱۹۷۷ء میں سنٹرل انسٹی چیوٹ آف بدھسٹ سٹڈیز چوگلام سر میں بطورع لیکچرر تعینات کیا گیا جہاں وہ ۲۴/برس تک روایتی تبّتی مصوری کی تربیت دیتے رہے۔ ۱۹۹۹ء میں اُنہیں پدم شری کے اعزاز سے نوازا گیا۔ ۲۰۱۲ء میں صدر جمہوریہ نے اُنہیں شِلپا گورو کے اعزاز سے سرفراز کیا۔ ۲۰۱۴ء میں اُنہیں سٹیٹ ایوارڈ سے نوازا گیا۔ اُنہوں نے فنِ مصوری پر ایک کتاب بھی تحریر کی ہے جس کا عنوان ہے Wonderful Examples of Graphics۔ ژھرنگ وانگڈس نے اپنی پوری زندگی فنِ مصوری کو وقف کی اور اُن کا کنٹری بیوشن برس ہا برس تک یاد رکھا جائے گا۔ اُن کی وفات پر جموں اینڈ کشمیر اکیڈیمی آف آرٹ' کلچر اینڈ لینگو یجز اور فن سے وابستہ مختلف حلقوں نے اپنی تعزیت کا اظہار کیا۔

☆☆☆

پروفیسر نصرت چودھری وفات پا گئیں

اکیڈیمی کی طرف سے اظہارِ تعزیت

جموں//
جموں یونیورسٹی کے شعبہ اُردو کی سابق سربراہ اور سرکردہ شاعرہ اور ادیبہ پروفیسر نصرت چودھری ۶/فروری کو طویل علالت کے بعد انتقال کر گئیں۔ ادارہ نصرت چودھری کے لواحقین سے تعزیت کا اظہار کرتے ہوئے موصوفہ کی مغفرت کے لئے دُعا گو ہے۔ اکیڈیمی کے ساتھ مرحومہ کے دیرینہ اور گہرے روابط تھے اور اکیڈیمی کی تقریبات بشمولِ کُل ہند اُردو مشاعرہ میں شرکت کرتی تھیں۔ موصوفہ کی تحریریں اکیڈیمی کے جرائد خصوصی شیرازہ اُردو میں پابندی کے ساتھ شائع ہوا کرتی تھیں۔ اکیڈیمی کے مختلف دفاتر میں موصوفہ کے انتقال پر تعزیتی مجالس کا اہتمام کیا گیا اور اُن کے حق میں مغفرت کی دُعا کی گئی۔ شرکاء نے مرحومہ کے لواحقین خصوصاً پروفیسر ظہور الدین' پروفیسر ضیاء الدین' مرحومہ کے بچوں اور وغیرہ کے ساتھ کا اظہار کرتے ہوئے مرحومہ کی غیر مطبوعہ نگارشات کو منصۂ شہود پر لانے پر زور دیا ہے۔

☆☆☆

الحاج مولانا سید خادم حسین شیرازی کی وفات

خطہ پیر پنچال کے ادیبوں اور شاعروں کی طرف سے خراج تحسین

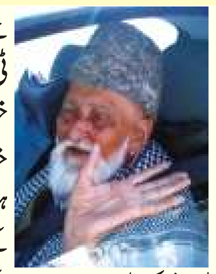

راجوری//
جموں و کشمیر کلچرل اکیڈیمی کے سب آفس راجوری میں ڈاکٹر علمدار عدم کلچرل آفیسر، پروفیسر شبیر حسین شاہ پرنسپل گورنمنٹ پی. جی کالج راجوری، پروفیسر مرزا خان وقار چیرمین ٹرائیبل ویلفیر سوسائیٹی اور تاریخ بقائے اردو کے صدر عرفان عارف کے زیرِ اہتمام الحاج مولانا سید خادم حسین شیرازی کی وفات پر ایک تعزیتی اجلاس منعقد ہوا جس میں خطہ پیر پنچال کی علمی، ادبی اور سماجی سرگرم شخصیات نے حصہ لیتے ہوئے مولانا موصوف کی موت کو پورے خطہ کے لیے ایک عظیم نقصان سے تعبیر کیا ہے اس موقعہ پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے پروفیسر مرزا خان وقار نے کہا کہ مولانا موصوف نا صرف کسی ایک خاندان، قبیلہ یا مسلک کے ساتھ منسلک تھے بلکہ اپ کی علمی و ادبی بصیرت نے پورے خطہ میں پرامن فضا قائیم کرنے میں ایک اہم کردار ادا کیا ہے. آپ نہ صرف ایک عالمِ دین تھے، ادب نواز تھے بلکہ ایک اعلیٰ پائیہ کے مقرر تھے. اس موقعہ پر ایم ای ٹی تھنہ منڈی کے سربراہ خورشید بسمل نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ مولانا مرحوم کے فرزند سید انور حسین شاہ نے ایک لمبا عرصہ ملازمت کے سلسلہ میں راجوری کو دیا ہے جنگلی ملازمت کا پورا صاف وشفاف اور باکردار دور اس بات کا عندیہ ہے کہ ان کی تربیت کس قدر اعلیٰ اور پاکیزہ ماحول میں ہوئی ہے جنہوں نے کسی بھی قیمت پر اپنے اصولوں کا سودا نہیں کیا لہزا ایسی بلند پائیہ شخصیات ہماری نئی نسلوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں اور ان کی وفات ایک پورے عہد کا خاتمہ ہے. دورانِ اجلاس باجی ایوب شاہ معتصم نے مرحوم کے حق میں دعائے مغفرت فرماتے ہوئے کہا کہ آپ کی ایمانداری اور صاف دلی پر ننگا باجی صاحب نے انہیں بھروسے مند اور اعتماد کے قابل کہا ہے اور انہیں اپنی خصوصی محفل میں ہمیشہ جگہ دی ہے. پروفیسر شبیر حسین شاہ نے اس موقعہ پر اپنے بیان میں کہا کہ مولانا صاحب نہ صرف ایک مایہ ناز ہستی کے مالک تھے بلکہ ایک ادارے کی حثیت رکھتے تھے وہ ایک جانے پہچانے سماجی کارکن، تخلیقار، صاحبِ نظر کے علاوہ انسانیت کا بلند مینار تھے انھیں نئی نسلیں رہتی دنیا تک ان کے کارناموں کی وجہ سے یادرکھیں گی اس موقعہ پر کاشر مرکز بہروٹ کے سربراہ شہباز راجوروی نے ہمراہ فدا راجوروی و عبدالسلام بہار کہا کہ مولانا موصوف اپنے علمی، ادبی اور اخلاقی کردار کے اعتبار سے ریاست بھر میں مشہور و معروف شخصیت کے مالک تھے. آپ ایک اعلیٰ پائیہ کے عالمِ دین، ادیب اور مقرر ہونے کے ساتھ خطہِ پیر پنجال کی فضا کو پرامن بنانے میں تمام عمر کوشاں رہے. شرکاءِ مجلس میں ایڈوکیٹ منظور بخاری، مرزا عبدالرزاق، مختار احمد، راشد منہاس، سلیم جاوید قریشی، مظہر حسین، سید صابر حسین شاہ، نزیر حسین قریشی، ایم. این. قریشی، ماسٹر عبدالغنی بدھل سے، ذاکر شبنم، شکور شاکر کے علاوہ دوسرے بہت سے حضرات نے شرکت فرما کر مرحوم کے لیدعائے مغفرت کرتے ہوئے ان کے پسماندگان کے حق میں صبروتحمل کی دعا کی

باقیات

بقیہ۔ شیخ العالم کی تعلیمات ......صفحہ ۲/سے آگے

چیرمین پروفیسر بشر بشیر اور پروفیسر شاد رمضان نے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ تقریب میں حضرت شیخ العالمؒ کے حوالے سے متعدد مقالات پیش کئے گئے جن پر سیر حاصل بحث بھی کی گئی۔ سیمنار کی کاروائی دو روز تک چلتی رہی جس میں زندگی کے مختلف شعبوں سے تعلق رکھنے والی شخصیات نے شرکت کی۔ ☆☆

بقیہ۔ ڈرامہ فیسٹول میں نمایاں کارکردگی ......صفحہ ۲/سے آگے

فروری ۲۰۱۶ء میں مختلف تھیٹر سرگرمیوں اور ڈرامہ سے وابستہ سرگرمیوں کا انعقاد کر رہی ہے اور تھیٹر کو فروغ دینے کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے جائیں گے۔ تقریب میں بسنت ویوگی اور پونم کی طرف سے دو مختصر ڈرامے پیش کئے گئے جن کی خوب سراہنا کی گئی۔ تقریب کے اختتام پر اکیڈیمی کے ایڈیشنل سکریٹری ڈاکٹر اروند رسنگھ امن نے شکریہ کی تحریک پیش کی۔ تقریب کی نظامت کے فرائض ڈاکٹر سدھیر مہاجن نے انجام دیئے۔ ☆

بقیہ۔ کرگل خطے کی روایتی موسیقی ......صفحہ ۶x۷ سے آگے

تمام فنکاروں اور ماہرین کو مبارک باد پیش کی جنہوں نے اس ورکشاپ کو کامیاب بنایا۔ اُنہوں نے کہا کہ اکیڈیمی نے علاقے کی صدیوں پرانی فوک روایات کو آگے بڑھانے کے لئے اس ورکشاپ کا اہتمام کیا اور اس کے لئے باصلاحیت نوجوانوں کا انتخاب کیا۔ اُنہوں نے اعلان کیا کہ اکیڈیمی کا کرگل آفس مستقبل قریب میں ایسے ہی مزید ورکشاپوں کا اہتمام کر رہا ہے۔ اپنے خطبے میں الحاج محمد حنیفہ جان نے اس ورکشاپ انعقاد پر کلچرل اکیڈیمی کو مبارک باد پیش کی جس سے علاقے کی قدیم ثقافتی روایات کو فروغ حاصل ہوگا۔ اُنہوں نے کہا کہ ان ورکشاپوں کے انعقاد کے لئے لداخ خود اختیاراتی ترقیاتی کونسل کرگل رقومات فراہم کرے گی۔ اپنی تقریر میں ایگزیکٹیو کونسلر محسن علی نے کہا کہ یہ ہر لداخی کا فرض ہے کہ وہ اپنی ثقافتی روایات کو آگے بڑھائے کیونکہ یہ خطہ شاندار تہذیب کا مرکز رہ چکا ہے۔ اُرگیان لونڈوپ نے اس ورکشاپ کے انعقاد پر اکیڈیمی کو مبارک باد پیش کی۔ سٹیٹ ایوارڈ یافتہ علی محمد جو کہ خود بھی مانے ہوئے فنکار ہیں' نے اس موقعے پر اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ وہ اس ورکشاپ کا حصہ بنتے ہوئے مسرت محسوس کر رہے ہیں۔ ورکشاپ کے دوران جن افراد نے اپنے خیالات کا اظہار کیا اُن میں گلزار حسین چانگر' اعجاز منشی' جمیل احمد' اشتیاق احمد کاچو' محمد صادق ہرداسی' شروپ گیلسن' محمد تقی' آغا سید جمال' رضا امجد بڈ گامی' جواد جالب وغیرہ شامل ہیں۔ شکریہ کی تحریک محمد حسین فیاض نے پیش کی جبکہ ژوانگ رگزن نے پروگرام کی نظامت کے فرائض انجام دیئے۔ ☆☆